52
2419 B
Microfilm

राष्ट्रीय अभिलेखागार पुस्तकालय
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
भारत सरकार
Government of India
नई दिल्ली
New Delhi

1630
10/21

आह्वानांक Call No.

अवाप्ति सं० Acc. No. 2419

"Vishwa Prem" urdu.
Punjab-Govt.
Reg. 369. & 8.5.33.

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

ओं

بندے ماترم

وشو پریم

لیکھک و پرکاشک

شری سوامی وشو بندھو جی مہاراج

بھجن اپدیشک و کتھا واچک

جہلم نواسی

نارائن سٹیم پریس ڈیرہ غازیخان میں باہتمام لالہ نارائن داس پرنٹر
کے چھپا

8 - MAY 1933

پہلی بار — تعداد ایکہزار — قیمت ۳ ر

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
NO. 2419
D. 15.2.72
GOVT. OF INDIA

دھنباد

سب سے پرتھم میں شیام سندر چکرسُدرشن دھاری
شری نٹور ناگر شری کرشن جی کا دھنباد کرتا ہوں۔ کہ
جس نے اِس داس کو اپنے چرنوں میں لیا ہے۔ اور
پریم دیا ہے۔ بعد ازاں مَیں اُن صاحبان کا اَتی مشکور
ممنون ہوں۔ کہ جن کے بھجنوں سے اِس بھجن کا
پُستک کی شوبھا بنی ہے۔

اپنے بھگت جنوں کے کہنے پر میں اِن بھجنوں
کو جو سنگرہ کیے ہیں ہدیہ نذر کرتا ہوں۔ آشا
ہے۔ کہ اگر اِس میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو معاف فرمادینگے۔
خادم سری سناتن دھرم سبھا ڈیرہ غازیخان کا مشکور ہوں جنہوں نے دھن سے سہایتا کی

آپ کا

وِشوانِدر - سما دھو جہلم

891.43
M927V

ایشور پرارتھنا

(۱) اس دین پہ کبھی کرپا ہی نہیں کیوں کرپا ندھی نام دھرا لیا۔

(۲) کسی چیز کے لالچ میں ہو پھنسے کوئی پریم پرساد ہمیں نہ دیا۔

(۳) مجھے پاؤں کی خاک بنا لیتے۔ چرنوں میں اپنے گرا لیتے۔

(۴) اتنی ہی دھیر بندھا دیتے۔ نہیں اتنا بھی احسان کیا۔

(۵) میرے دل میں چاہ بسی ہی رہی گھنشیام ملیں گے کہیں نہ کہیں۔

(۶) اک روز نہ داس کی باہیں گہی پریم امرت ایک دفعہ نہ دیا۔

(۷) کچھ مجھ پر دوش لگاتے ہو۔ کیا وجہ ہے۔ آنکھ چراتے ہو۔

(۸) مکھ چندر نہیں دکھلاتے ہو جتنا چاہے تڑپا لو جیا۔

(۹) بدھی بل دام سے ہین ہوں میں پاپی ہوں پتت ہوں دین ہوں میں۔

(۱۰) ہوں جو کچھ تیرے آدھین ہوں میں شرناگت ہوں مجھے اٹھا لو پیا۔

بھجن نمبر 2۔

(۱) بخشو بخشو اے پربھو میں ہوں گنہگار تیرا۔

(۲) گربھ کا بھول گیا وعدہ و اقرار تیرا۔

(۳) ہو کے دنیا میں محو بھولا تمہارا گائن۔

(۴) بھولا احسان تیرا۔ بھول تیرا پیار گیا۔

(۵) غلطی از حد ہے میری میں نہ ہوا وعدہ وفا۔

(۶) پھول کی عوض بنا۔ ہائے چمن خار تیرا۔

(۷) گل سے لگنا تھا کہیں چبھ گیا میں انگلی پر۔

(۸) دل میں حسرت ہی رہی میں نہ بنا یار تیرا۔

(۹) مدھی چند میں تیرے پاؤں کی پیزار ہوں۔

(۱۰) بیچ دی کھال میری میں ہوں خطاوار تیرا۔

بچن نمبر ۳۔

"ایک ہندو لڑکی کا بھارت سے پریم"

(بطرز) کانوں یار چنہاں دے ڈیرا لا لیا۔

لڑکی: ماہیے دیس نہ ہور کوئی کارنی ہے میرا جیئے دے نال پیار نی۔

ماں: دسے دیس کا ہدی تیہوں تھوڑنی ہے چرخہ کتن دی کی پئی لوڑنی۔

تیرے بابو دا بنج تھو ماہوار نی۔ میرا جیئے دے نال پیار نی۔

لڑکی: کی ہویا جے بنج تھو پانودا۔ بوٹاں ٹھوٹاں دے وچ پانودا

لیتی بھارت دی نہ کدی سار نی میرا جیئے دے نال پیار نی۔

میرے سِر تے سالُوڑا سُوہنڑا جِنوں ویکھ جاپان پیا روندا۔
لواں بھارت دی عزت سنبھال نی میرا چرخے دے نال پیار نی۔
جدوں چرخے تے پاواں میں تند نی غیر دیشاں تے وجدا بم نی۔
پا بدیشی ہوئے منہ نال نی میرا چرخے دے نال پیار نی۔
جاوَن چرخے تے ترکلیاں چڑھیاں اوں ویکھ لگیاں سُکھاوڈیاں ٹڈیاں۔
ہو گیاں دکھاں دے نال خوار نی میرا چرخے دے نال پیار نی۔

بھجن نمبر ۴

اگنی نہیں وہ راکھ ہے۔ جو کہ گرم نہ ہو۔
کُتیا ہے نیچ ناری ہے جس میں دھرم نہ ہو
ناری کا دھرم ایک ہے بھگتی پتی کی ہو
کچھ ڈھیل ڈھال اس میں پڑا ج دھرم نہ ہو
اپنی پتی کو چھوڑ کر سنسار بھر سے پریت
بھراتا پتا پتر سم اس میں بھرم نہ ہو
لجا ستی کی تیغ ہے۔ پتی برت ہے ایک ڈھال
دشمن ہوں لاکھ ہاتھ پہ کچھ ظلم نہ ہو

سیدھی سڑک ہے سورگ کی راہ نہیں خطر
سوامی کا چتر چت میں ہو۔ تو چت کرم نہ ہو۔

بھجن نمبر ۵

چاہو جو رہے آنند سدا۔ شری کرشن کہو شری کرشن کہو۔
سادھن ہے یہ بس مکتی کا۔ " " " "
نرسی بھگت سے ہی پوچھو۔ اس نام کی مہما کیا کچھ ہے
کیا پوچھتے ہو ہم سے ہی۔ شری کرشن " "
میراں کو پتی مارنے جب زہر کا پیالا بھجوایا تھا۔
بس پریم سے پی کر اُسنے کہا۔ شری کرشن " "
ایشور کے اگر ہو بندے تم۔ دنیا کے کرو سب دھندے تم
بھگونت کا زباں پر ہو چرچا۔ شری کرشن " " "
بھوساگر سے پار تمہیں اک چھن بھر میں کر دیں گے
جب کال ہو سر پر آکے کھڑا۔ شری کرشن " "
کیوں شوخ جہاں کے جھگڑوں میں تم مارے مارے پھرتے ہو
بس ہاتھ میں لیکر اک مالا شری کرشن " " "

بھجن نمبر ۶

کسی سے قرض لیکر مکر جانا یہ بھی فیشن ہے۔
کف افسوس ملکر لوٹ آنا یہ بھی فیشن ہے۔
ملے جب بعد مدت کے اپنے بزرگوں سے
بعوض آداب کے چاٹس لگانا یہ بھی فیشن ہے۔
لگا کر منہ پہ پوڈر۔ پہن کر ریشمی۔۔۔ ساڑھی۔
سجا کر اپنی جورو کو دکھانا یہ بھی فیشن ہے
وطن کی تابہ سجاوٹ پرانی چال کو چھوڑا۔
منڈا کر مونچھ کو مسٹر کہانا یہ بھی فیشن ہے
لگا کر ہیٹ عینک اور لیکر ساتھ کتوں کو۔
پہنچ کر پارک میں سیٹی بجانا یہ بھی فیشن ہے
بدیشی مال پہ دیا کل ہوئے مائل یہ ہند والے۔
سر پہ ٹیبل چھری کانٹے سے کھانا یہ بھی فیشن ہے

بھجن نمبر ۷

اے نند کے لالہ تو درشن تو دکھا آ کے
جمنا کے کنارے پر گئوؤں کو چرا آ کے۔

کچھ دھیان نہیں باقی ہمیں دھیان کا اپنی
غفلت میں ہیں سوئے ہم تو شام جگا آ کے

جس گیان سے ارجن کی ہمت کو بڑھایا تھا۔
دینوں کو وہی گیتا کلجگ میں سنا آ کے۔

جب دھرم کی ہانی ہو۔ کہا تو نے میں آتا ہوں
پرن پال کرتا ہے تو قول نبھا آ کے۔

دن رات چلے خنجر ہے گئوؤں کی گردن پر
رو رو کے سناتی ہیں گوپال بچا آ کے ؛

ابھلاشی ہے۔ کئی جنم سے اے مادھو مراری
اک پریم پیالا تو — شرما کو پلا آ کے

—

بھجن نمبر ۸

بھارت واسیوں کی پکار

دنوں کا پھیر تو دیکھو۔ ہوا اندھکار بھارت میں
اُٹھی چاروں دشاؤں سے ہے ہاہاکار بھارت میں
جہاں پر دودھ بکتا تھا وہاں بکنے لگا پانی
ہوا جب سے ہے غیروں کا یہاں بیوپار بھارت میں
ہزاروں دیش کے بچوں کو کھانا بھی نہیں ملتا۔
تباہی کے نظر آتے ہیں اب آثار بھارت میں
کہاں تک روئیں ہم رونا بھلا انمول رتنوں کا
نہ چھوڑے غیر نے دانے کے بھی انبار بھارت میں
لٹی دولت گئی وہ تو ہوا اب پیٹ پر حملہ۔
نہ ہونگے کیا ابھی بھی بھارتی بیدار بھارت میں

بھجن نمبر ۹

آرام کے تھے کیا کیا ساتھی۔ جب وقت پڑا تو کوئی نہیں

سب دوست ہیں اپنے مطلب کے دنیا میں کسی کا کوئی نہیں
قائل جہاں معشوق جو تھے خالی ہیں پڑے مرقد اُن کے۔
جب چاہنے والے لاکھوں تھے اب رونے والا کوئی نہیں۔
ہر ایک نمائش کو دیکھا جھپکی جو پلک تو کچھ بھی نہ تھا۔
ہستی ہے یار و دہر فنا۔ اس دم کا کوئی بھروسہ نہیں۔
کل باغ جو پھولوں سے تھا بھرا۔ اٹھلاتی ہوئی چلتی تھی ہوا
واں سنبل و گل کا تو ذکر ہی کیا۔ خاک اُڑتی اُس جا کوئی نہیں۔
جب پیسہ ہماری جیب میں تھا تب یار ہمارے لاکھوں تھے
اب وقت پڑا ہے مشکل کا۔ دنیا میں کوئی کسی کا نہیں
اے یار کہیں دیں گلا ہونا ہے دُنی جو منظور خُدا۔
اپنا تو خدا ہی حافظ ہے۔ دنیا میں کوئی کسی کا نہیں۔

بھجن نمبر ۱۰

شام گر رہتا ہے مندر میں تو ویرانے میں کون
جلوہ گر ہے گل میں گر بلبل کے افسانے میں کون

گر وہ بُت خانے میں رہتا ہے تو تبلائیے مجھے

پہلو میں ارجن کے کیا اور دھرو کے آزمانے میں کون

راکشش بھی واہ وا صد آفریں کہنے لگے۔

آج پوجا کر رہے ہیں آ کے بُت خانے میں کون

آج دھنا بھی تلاشِ کرشن میں بیتاب ہے۔

آ گیا ہے اے سداماں تیرے ویرانے میں کون

مایا کو گھنشام کی کوئی بشر جانے تو کیا۔

دیکھو کر دوائر میں وہ تھا تیر تیاتے میں کون

بھجن نمبر ۱۱۔

ہیں جو دل سے اُن کے شیدائی جو کالے رنگ والے ہیں

بظاہر صورتِ انسان حقیقت میں نرالے ہیں۔

دی زینت گو قسمت کو ہوئے یہ گٹ تھے متھرا میں۔

وہی کچھ جان سکتے ہیں جنہوں نے دیکھے بھالے ہیں۔

مکٹ دھاری وہ گردھاری مدن موہن وہ بنواری

ہزاروں نام کے سیر کچھ نہیں وہ بلسی دیتے ہیں۔

اگر یکبار پھر اپنی جھلک دکھلائے کلجگ میں

ہو جائیں وہ شگفتہ دل کے جو باطن کے کالے ہیں۔

بھجن نمبر ۱۲

راگنی پہاڑی

ذرا اب کے تو بین بجا دے تجھے ماکھن دینگے

سگری گوالن رل مل آویں پیچھے پیچھے دوڑی جاویں

کوئی اچھی سی تان سنا دے تجھے ماکھن دینگے۔

مادھو بن سے پر چڑھ جاویں پیچھے سکھیاں شور مچاویں

شاماں چھیر ہمارے تو لا دے تجھے ماکھن دینگے۔

کس نے بھیج یہ پریم کا بیا کس نے گوارن کا من موہیا۔

بلسی والے تو سانچ بتا دے تجھے ماکھن دینگے۔

تیری نہیں ہے انظیر اس جگ میں جمنا آن پڑی پلکیں

کوئی پریم کی دھار بہا دے تجھے ماکھن دینگے۔

بھجن نمبر ۱۲

کہاں بیٹھے ہو شیام ہم سے مکھڑا چھپا کے۔
مکھڑا چھپا کے میرے دل کو چرا کے کہاں بیٹھے ہو۔

تمہاری یاد میں رو رو کے دن گذرتا ہے۔
غبار سینے کا راہ آنکھ سے نکلتا ہے۔

رٹنا تیرا ہی نام جپنا تیرا ہی نام۔
بھسمی تن میں لگا کے کہاں جاتے ہو شیام ہم سے

ہمیں تو ناتھ تیرے در کا ہی سہارا ہے۔
نہ یہ ہاتھ آگے کسی کے بھی یہ پسارا ہے۔

کوئی آتا نہ کام دیکھے سارے مقام
ناتھ دوارکا میں جا کے کہاں جاتے ہو شیام ہم سے

بھجن نمبر ۱۳

ہنساں دیندیاں وو دہائیاں جیلاں جان والیو۔
خاطر دیس دی مصیبتاں اٹھان والیو۔

کردی رشک ہے دُنیا تُساڈے حوصلے اُتے
گھر بار تے اولاداں نوں رولان والیو۔
تُہاڈا کی مُقابلہ کسے نال میں کراں۔
بانکے شور موں جواناں اُوچی شان والیو۔
ہستی قید تے جُرمانے دی کی تُہاڈے سامنے
ہنس ہس کے پھانسی تے چڑھ جان والیو۔
تُسی چین کدے بھی نہیں پا سکدے
ساڈے دُکھیاں دلاں نوں دُکھان والیو۔
تُہاڈا او ہو نگہبان وچ جیلاں دے یارو
عاجز قوم دے بیڑے نوں بنے لان والیو۔

بھجن نمبر ۱۵

دیوانی دُنیا بھولا پھرے جگ سارا
چُن چُن مٹی محل بنایا۔ لوگ کہیں گھر میرا
نہ گھر تیرا نہ گھر میرا چڑیاں رین بسیرا
رے دیوانی دُنیا بھولا پھرے جگ سارا

میلی ٹوپی صابُن تھوڑا اکیت بدھ کل مل دھوواں۔
ایسا داغ لگے قدرت دا کہ دھوواں کہ رو واں۔
رے دیوانی دُنیا بھولا پھرے جگ سارا۔
تن کا چولا بھیا پُرانہ تب لگ سیوے درزی
دِل دا محرم کوئی ملیا جو ملیا سو غرضی۔
رے دیوانی دنیا بھولا پھرے جگ سارا۔
باغ تیرا باغیچہ تیرا وِچ قُدرت دا میوہ
مِلنا ہے تاں مِل لے پیارے بوہڑ نہ ہوگا پھیرا
رے دیوانی دُنیا بھولا پھرے جگ سارا

بھجن نمبر ۱۶

سُداماں کرشن کی مترتا۔

دو بار یک دِل جہاں میں ظاہر یکے سداماں دیگر گھنیا۔
اِدھر سُداماں غریب بے زر غریب پرور اُدھر گھنیا۔
دو دِل محبت کے جام جم ہیں۔ دو تن جُدا ہیں دو جان ہم ہیں

کنور گھنیا کے دِل میں ہم ہیں ہمارے دِل میں کنور گھنیا۔
جو طے کرونگا میں یہ مشقت ٹلیں گی سر سے ہزاروں آفت
ہرےگی دِل کی میرے کثافت کریگا جس دم نظر گھنیا۔
یہ ہیں طریقے وفا شناساں یہاں آ اے دل ہو ہراساں
عجب نہیں ہے جو کر دے آساں کہ سخت راہیں سفر گھنیا۔
مُقیم رہتا ہے دِل کے اندر۔ نگاہ رکھتا ہے ملتی پر ہے
سجن ہی سجان سمرتھ سوشیل سُندر سگھڑ گھنیا۔

بھجن نمبر ۱۷

بطرز:۔ میرے مولا بُلا لو مدینے مجھے

مادھو بنسی کی تان بجادے ذرا۔ گیان گیتا کا پھر سے سنا دے ذرا۔
پھوٹ سب گھر میں پڑی۔ اب لوگ سب حیران ہیں
جو کبھی سیانے کہلاتے اب بنے نادان ہیں ہا
بلبھنا مل کے سوامی تو بتا دے ذرا۔
گیتا کے اقرار کو کیا بھول بیٹھے شام تم۔

جنگ میدان میں بنے ارجن کے تھے رتھوان تم۔

اب بھی پاپوں سے ہند کو بچا دے ذرا۔

تیری پیاری گئووں پر اب دھڑادھڑ چلتی کٹار

کنس اب ہیں بڑھ رہے انکو تو جلدی آ سنگھار

آکے دکھیوں کو راہ لگا دے ذرا۔

مادھو تلسی کی تان سنا دے ذرا۔

بھجن نمبر ۱۸

(کرشن جی کے ویوگ میں ایک اَدھ رنگی کا بھجن ہے)

نی میں تیراں بنسی والے دے نال ولیاں چھیڑ کے بل جنجال پیریاں ال پیار

اوہدی ڈالی کالی کوئل بولدی وچ جنگل دے بھاویں نوں ڈاہڈی

ہلا جے شام سارے دکھ بھولدی - نی میں شام . . . .

تیریاں اڈیکاں وچ گئی تک تھک، تن ہو گیا پیلا رنگ ہلدی دے

پریم دی پیڑ کاہنوں بیٹھی لگ کے دیکھدی تکھو ل اٹل رنگی آ کے

نی میں شام . . . .

چھڈ دیا ای ساک نرالا چھیڑیا پیا نہ چھیڑ ادھ پکن ساتھوں اڑیا۔

کُشمب قبیلہ میرے نال لڑیا۔ سبھے کہندے تینوں ساڈا چت سڑیا۔

نی مَیں موہن مُرلی والے دے نال ویساں ۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔

گوری شنکا تڑپ رہا ہے۔ جل بن جَیسے مچھلی۔

دیالو ہو کر درشن نہ دیندے۔ تینوں ایہ گل نہ اچھی۔

چڑھ کے اٹاری میری بولے مور جی۔

ڈاہڈیاں دے نال ساڈا کاہدا جور جی۔

نی مَیں شام ۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بھجن نمبر ۱۹

شری کرشن بنسی بجا دھیرے دھیرے۔ مجھے پیاری گیتا سنا دھیرے دھیرے۔

غمِ ہجر میں گزریں رو رو کے کٹتیں ہمیں پھر سے آکے ہنسا دھیرے دھیرے

جہالت کا پردہ صداقت پہ چھایا حماقت وطن سے ہٹا ۔ ۔

ہوا جھوٹ کا پودا بھارت میں پیدا۔ اسے اپنے بل سے مٹا ۔ ۔

لڑیں بابیاں سے یہ فیشن کے بندے عداوت پسر کی ہٹا ۔ ۔

سناتن دھرم کا بجا نادھیر سے لگا دے دھرم کی صدا ۔ ۔

جپوں تیری مالا ہر شام کہہ کر مجھے اپنی صورت دکھا ۔ ۔

بیڑا شوخ چرنوں میں آکے تمہاری شرن میں پڑے کو اٹھا دیرے دیرے

بھجن نمبر ۲۰

یہ دُنیا ناٹک شالا ہے۔ نٹور وُہ بنسی والا ہے

دم دم پر رنگ بدلتا ہے آ مست پڑا اِک گرجتا ہے۔

رنگ نٹور کا کچھ کالا ہے نٹور وہ بنسی والا ہے۔

کتنے ایسی جھری ہو گئے کتنے گہا بھیم نے ننگی نے۔

کوئی جیتا پریم کی نالا ہے نٹور وُہ بنسی والا ہے

کتنے نام ہری دا جپیدے نے کتنے پاپ دے بادل گجدے نے

کتنے لگا جیہے نپتالا ہے نٹور وُہ بنسی والا ہے۔

ایک عطر پھلیل لگاندے نے اِک جسمی بھبھوت رماندے نے

اِک بے در اک در والا ہے نٹور وہ بنسی والا ہے۔

دت دگا یہ سمجھاتے ہیں ناٹک کا درشیہ دکھاتے ہیں۔

نٹور وُہ نند کا لالہ ہے۔ . . . .

بھجن نمبر ۲۱

سنگتے نی گنگا تٹ آن وسیئے نی مُن لوشن لو گنگا دی پکار نوں

چھوڑ دتی تُساں نیک کمائی اپنے بزرگاں دی ریت بُھلائی

بُھل گئے ہو کرتار نوں سنگتے نی ۔۔

ایتھے آکے ہری بھجن نہ کردے ہاراں شنگاراں وچ جاندا دھرے

کردے ہو عیش تے بہار نوں ۔۔

تیرتھ بھاونا کوئی کوئی کردا۔ پاپ کرن توں کوئی نہ ڈردا۔

سیر گاہ بنایا ہردوار نوں ۔۔

پہلی پتا سے تُساں تاں پاؤ گندے نالیاں نوں نہ بند کرواؤ۔

رل سنگتے کہو سرکار نوں ۔۔

پورانند لشوونت ادوں کہندا ایہ جگ سدا ایتھے نہیں رہندا۔

چھوڑو نہ پر اُپکار نوں ۔۔

بھجن نمبر ۲۲

جھوٹے جھگڑے دی سنسار سنسا کے ہو!

کیوں نہ گاؤندیں گن کرشن مُرار کے ہو۔

فانی دُنیا سے دِل نوں لگائیں نہ!!
پربھو بھگتی نوں منوں بسرائیں نہ
میلے جگ دے نی دو دِن چار دے ہو۔
آئیو تیری سوہن دی رُت ہے۔
آیا بن کے توں جگ تے یاتری۔
پنجاں چوراں کھڑا لٹ مار کے۔
کدی کانشی توں ڈیرہ لاوندا ایں۔
جگ کٹھری اتھوں دی ٹر جاوندا ایں۔
کدی ہانپچے کنارے ہردوار دے ہو۔
دت درگا من سمجھائیں توں۔
لوک رووَن تے ہسدا جائیں توں۔
پائیں مکتی اُنش تن دھار کے ہو۔

بھجن نمبر ۲۳

پا لیڑا ہتھ چھوڑ دی کرشن مُڑیا نہ رادھا موڑ رہی۔
جیہنوں دس نہ گئے۔ کدوں آواں گے۔

تینوں تتڑی نوں گلے لاواں گے۔

تے میں نیر اکھاں وچوں ڈول رہی۔

کرشن چھڈ گئے نی مینوں اکیلے نوں۔ روواں سُنجی ویکھ حویلی نوں۔

وچ میں کونج وانگوں کوک رہی کرشن مڑیانہ۔۔

بلا اپنے کرشن دا میں کیتا ہے کریئے جان فدا وے گوکل میلئے۔

مینوں ہردم کرشن تے تیری تانگھ رہی کرشن مڑیانہ۔۔

بشن پد نمبر ۲۴

کتے نہ پینڈیاں دساں وے شاماں تیریاں کتے نہ پینڈیاں دساں

رات دنے میں ڈھونڈدی تینوں۔ آ ول بنسری والیا مینوں۔

راہیاں تکدیاں تکاں وے شاماں تیریاں۔ کتے نہ پینڈیاں۔۔

گھٹا اُٹھیاں دی مینہ تے جھائی بھارت ماتا دیو دوہائی۔

دل دیاں کس نوں دساں وے شاماں تیریاں۔۔

جو کوئی مینوں شام ملاوے بھُنڈ بلیچے میرے پاوے

اوہدے چرناں تے سر رکھاں۔ وے شاماں۔۔

دھنا پیپیا تے نندا تارے۔ دشٹ گنش چھپالی خاصے

جنھوں وی تاریں تے من لیماں دے شاماں تیریاں۔۔

ظالماں نے اتی ظلم کمایا۔ راون جیہوں تے سکہ بٹھایا۔

دکھیائیں جا کے کتھے دساں دے شاماں تیریاں۔۔

بھجن نمبر ۲۵

جب درگا وتی رن میں نکلی تھیں ہاتھوں میں تلواریں دو۔

دھرتی کانپی آکاش ہلا جب ہلنے لگیں تلواریں دو۔

گنگا کی دیوار گی ہلنے یمنو کا پانی اُٹھنے لگا۔

سورج کی آنکھیں چندھیائیں جب چمک اٹھیں تلواریں دو۔

وایو بھی ڈر سے سہم گئی آکاش کا رنگ بھی زرد ہوا۔

اُن گورے گورے ہاتھوں میں جب تڑپ اٹھیں تلواریں دو۔

غصے سے چہرہ تانبا تھا آنکھوں سے شرارے اٹھتے تھے۔

گھوڑے کی باگیں دانتوں میں تھیں ہاتھوں میں تھیں تلواریں دو

جس طرف گئی بجلی کی طرح پرلے کا منظر باندھ دیا۔

کٹ کٹ گریں دشمن کی صفیں جس طرف گئیں تلواریں دو

دشمن کے چھکے چھوٹ گئے سب زعم طلسمی ٹوٹ گئے تھے

پاؤں سر پر رکھ بھاگ گئے جب گرج سکیں تلواریں دو۔

درگا بھارت کی شان تھا تو ہندو جیت کی آن تھی دُھ

دشمن کو یاد ابھی تک ہیں تیری ہولی تلواریں دو۔

بھجن نمبر ۲۶

۱ ہندو جاتی تو جاگ اٹھی اجالا ہو گیا

تیرے دشمن کے درگ کا منہ کالا ہو گیا۔

شنکر نے زہر پی لیا تیرے جگانے میں

کمار بل نے جان دے دی تھی اسے بنانے میں

بدھ گوتم بھی تیرا رکھوالا ہو گیا۔

گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی کرپان سے

نانک کبیر داس نے بھگتی کی بان سے

ویر بندے کی تیغ سے سنبھالا ہو گیا۔

شری شیواجی کے جھنڈے کو سدا لہرانا

رانا پرتاپ جی کا پرن بھولا نہیں جانا۔

ماں تجھے ہند کا دیس میں مُنہ کالا ہو گیا۔

تجھ پر حقیقت والے نے سر کٹا دیا۔

گورو جی کے پتروں نے خود کو چنوا دیا۔

آج دنیا میں حق کا بول بالا ہو گیا۔

ہندو جاتی تو جاگ اُجالا ہو گیا۔

مضمون نمبر ۲۷۔

اب مت آنا برج میں موہن۔ اب مت آنا برج میں موہن۔

دودھ دہی گھرت ماکھن اب تو گیا دیس سے چھینا۔

پشو پکتی پر پیاسے مرت ہیں برست ناہیں مینا۔

کر اب ہمارا گانا برج میں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

نہ وہ گھاس نہ وہ برکھا رُت نہ وہ بھومی خیرانا۔

اب تو چھریاں چلتی ہیں گؤوں پہ کہتی گوپال بچانا

برج کا یہی ہے گانا برج میں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

نِسدن چور لٹیرے پھرت ہیں چھاڈت نہیں ادھینا

تم تو مست بانسری بیچ کاہے نا کوئی کھلی لگا چھینا

پڑ لگا پھر کھیتا نا برج میں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

گھی کی جگہ بناوٹی گھی ہے۔ دودھ کے بدلے سوڈا۔
بسکٹ کٹلس کیک غذا ہے ہاتھ سے کھانا چھوٹا
انگلش سیکھ کے آنا برج میں۔۔
اب تو الیکٹرک واٹر فون سے یہ پہلے بتلاتا۔
او مائی ڈیر سٹیشن فارمی فسٹ ٹرین میں آتا۔
نہیں تو منہ نہ دکھانا برج میں ہوہن۔ اب مت آنا برج میں۔

بھجن نمبر ۲۸

دکھی دھرم سناتن تیرا۔ گیتا دے سنان والیا چھٹی۔
چھٹی تیری قوم دکھاں وچ پئی۔ مُڑیں واگاں دوآرکا دیا سردارا!
کرتا پیوں دکھ دور ہون گے چھٹی۔۔
شور پاؤ دے کتھا وچ آکے۔ لجانہ مول کھاؤ دے چھٹی
چھٹی ہندی کردے شرارت کئی مُوڑیں واگاں دوآرکا دیا سردارا
دے رنگ وچ بھنگ پاؤ دے چھٹی۔۔
پھوٹ قوم اندر پئی بھاری بنسی دے بجان والیا چھٹی
تیری سکھیا قوم بھل گئی موڑیں واگاں۔۔

دے ایکتا دا رنگ چاڑھ دے چھیتی

مندے حال ویر ستاناں دے آپو وچ غبار رکھدے چھیتی -

چھیتی پھوٹ پیٹ کے جڑاں نے گئی موڑیں واگاں ۔

تیریاں اُوڈیکاں بھاری چھیتی ۔۔

تیری بھارت ماتا روندی ڈٹے گئوواں دے جیران والیا چھیتی -

چھیتی گئوواں روندیاں دی سار نہ لئی موڑیں واگاں ۔

اَج اُتھے خون وگدا چھیتی تیرے باجھ رکھیا نہیں ہونی مے -

آجا اوتار دھار کے چھیتی پیچھی میلا دم نوں تاب نہ رہی -

موڑیں واگاں دوار کا دیا سردار دے ۔ دیش دا اُدھار کر دے چھیتی

دکھی دھرم سناتن تیرا اُگیتا ڈے سناں والیا چھیتی -

بھجن نمبر ۲۹

نند لال گوپال دیالو پربھو بندرابن موہے بُلا لینا -

میری آنکھ سے پردہ دوئی کا ہٹا مجھے روپ میں اپنے ملا لینا

مایا جال میں دُنیا کے ایسا پھنسا تیرا نام بھی لینا میں بھول گیا

مِری انت میں ہوئی ہے کیا دشا کرو دینش ادھم کو بچا لینا

دھن دھام نہ مانگونگا تجھ سے کبھی کوئی اور نہ آس مرادیری۔
مجھے چرنوں میں اپنے بٹھا کے ہری ہری نام کا جاپ سکھا دینا۔
جوگی بن کے میں الکھ جگایا کروں۔ برج بھومی کی دھول رمایا کروں۔
تیرے آٹھوں پہر گن گایا کروں آنند بن موہے بنا لینا۔

بھجن نمبر ۳۰

کاہے من رام شرن نہیں آوے۔ کیتی جگ کی جھوٹی مایا جھوٹی راہ دکھاوے
پانچ ٹھگوں کو مایا سونپی پھر پاچھے پچھتاوے۔ اے من ۔۔
رام کرپا سے بھومی کھ کاٹے بھوساگر تر جاوے
رام نام جے شبد من اُچرے جو اسی کٹ جاوے
مات پتا بھائی سُت بندھو سنگ نہ کوئی جاوے۔ اے من ۔
اک پرمیشر نام بنا رے مکتی کبھی نہ پاوے۔
یہ وہی پانی کی دھارا ات آوے ات جاوے۔ اے من ۔۔
دامن بھیجے بن داتا اپنا مانگن جنم گنواوے۔ اے من رام شرن

بھجن نمبر ۳۱

بطرز:۔ ایڈا حُسن دا غرور نہ حضور چاہیدا۔
ایڈا بنسی دا گمان نہیں بھگوان چاہیدا۔

ساڈا سیوکاں دا رکھ لینا مان چاہیدا
کرشنا ایہ بانس دی پوری جنہوں لگی تھوتھو موری
تینوں کجھ ناں رادھا پوری دا دھیان چاہیدا
سانوں گیتا سنا دے لگی دل دی بجھا دے
دکھاں ماریاں تے رحم مہربان چاہیدا۔
اسیں عرضاں کر کر رہے تیری بیریں کرشنا پئے
سانوں عاجزاں نوں دید والا دان چاہیدا۔
وشنو اندر پکارے پیارے کرشن مرارے
بس اسانوں نہ کرنا حیران چاہیدا۔

بھجن نمبر ۳۲

اڈیئے شام دا نظارہ ملدا مر کے
ڈھونڈ ڈھونڈ تھکیاں شام اوہی
لگی مینوں سمپت کھوتی۔
لے پچکاری ماری رنگ بھر بھر کے
جل تھل جمنا تے آئی کے نہ لگیاں۔

TIONAL ARCHIVES LIBRARY
OF INDIA

مل گئے کرشن کنہائی دکھ جھر جھر کے

کالا لال بناواں پھر میں گیت ہوری دا گاواں

نالے شام نوں نچاواں منتاں کر کر کے

گیان بھر پچکاری ماراں ۔

سنگ لے ساری برج دی ناراں

بگڑے کاج سنواراں بانہہ پھڑ پھڑ کے

بھجن نمبر ۳۲

تیری آیو گذر دی جاندی ہُن کتھی جپ لے پربھو کا نام

اِک اِک سانس امولک تیرا لیا نہ پربھو کا نام

وِشیاں دے وچ عمر گذاری بن گئے نمک حرام

تیری آیو ۔ ۔ ۔ ۔

بالا پن سب کھیل گنوایا تُرن بھیو وِشین کام

وِردھ بھیو تب روگ نے گھیرا چنتا میں کر دیتا رام

تیری آیو ۔ ۔ ۔ ۔

رام کرشن کہو کرشن رام کہو۔ دونو سچے نام

رام رام بھوساگر تارسنہ کرشن سے پورے کام

تیری آیو ... ...

منش دیہہ تینوں پھیر نہ ملیگا کر بندے شبھ کام

لال یہ منش جنم امولک سپھل کرو بھج نام

تیری آیو ... ...

بھجن نمبر ۳۴

کیوں توں ہو گیوں ساتھوں ناراض ہا دسو کیا بجاندیاں لیوے ادا بنسی ۔

کی ہویا جیکر اُدوں بھدی سی دِل کھبدی سی دلربا بنسی ۔

مزا ہُن ہے پاپ میئے جگ ہویا شاماں آتے آکے بجا بنسی ۔

اَئی سُن لئے آپے من لئے کہ واقعی قابل ثنا بنسی

بنسی بنسی کرلاؤ دسے پیے تن ہی بنسی والیا آ پھر بجا بنسی

بنسی ہندواں دی حالت ضرور بنسی بنسی والڑے فیر درتے جا بنسی

بنسی والڑا رُوٹھیا پھر بنسی پریم نال جد آکھاں گے گا بنسی

تینوں بھگتاں نے پریم دی سَوں شاماں ہُن تاں آتے آکے بجا بنسی

تیرے بھگت آکھدے بنسی والیا نے اک بار توں پھر بجا بنسی

جیڑی بنسی نے کالی نوں مست کیتا اوہو بھگتاں نوں چنا بنسی
بنسی جا بنسی ہندو قوم بنسی دُشٹاں نال بنسی بیکے آ بنسی
تیرا بھگت رکھنا تیہ پکاردا اے جیکر کھو گئی بنسی ہور لے آ بنسی

بھجن نمبر ۳۵

موہن موہن داس کا مقابلہ

اٹھی لیکھنی آج یہ لیکھ پھر ابھیمان۔
موہن موہن داس کا کرنا ہے گن گان۔
اسی دیش کے پھر بنانے آئے تراس۔
وہ کیول موہن تھے۔ یہ ہیں موہن داس۔

چوپائی

وکھیات وہ برج بہاری تھے۔ تو یہ گجرات بہاری ہیں۔
وہ چکر سدرشن دھاری تھے۔ تو یہ بھی تکلی دھاری ہیں۔
وہ کالی کملی والے تھے یہ کھادی ہمیں دکھلاتے ہیں۔
وہ بانسری مدھر بجاتے تھے۔ یہ چرخہ خوب چلاتے ہیں۔
وہ بندیگٹ کاراگرہ میں تھے ۔ یہ باغی سرکار اگرہ کے ہیں

Gandhi praise

وُہ سُوتر دہا بھارت کے تھے۔ یہ نیلتا ستیہ گرہ کے ہیں۔
وُہ متھرا سے دوارکا گئے۔ یہ افریقہ رہ کر آئے ہیں۔
وُہ ماکھن چور کہلاتے تھے۔ یہ نمک چور کہلاتے ہیں
وہ دُودھ گائے کا پیتے تھے اِنکو بکری کا بھایا ہے۔
گووردھن اُدھر اٹھایا تھا تو بھارت اِدھر دگایا ہے۔
اُن کا بھی بھگت زمانہ تھا۔ اِن کا بھی بھگت زمانہ ہے۔
اُن موہن کا برسانا تھا۔ اِن موہن کا دھرسانا ہے
تب بھی یہ بھارت تھا نربھے۔ اب بھی بھارت ہے نربھے
اِس سکارن رادھے شام کہو تیری موہن داس کی جے۔

بھجن نمبر ۳۷

کانٹے سے بھی خراب ہے جس گل میں بُو نہ ہو۔
ویرانے کی مثال ہے جس دل میں تُو نہ ہو ✤ ✤
گُنگی زباں ہو جس میں تیری گفتگو نہ ہو۔
جل جائے وہ دِل جس میں تیری جستجُو نہ ہو۔

دُنیا سے ہاتھ دھو کے کرے بے زباں سے پیار
ہر حال میں وہ پاک ہے گرچہ وضو نہ ہو
جو چاہیں دِل لہا نہ ستائیں کبھی بے زباں کا
مالک کے رُوبرُو وہ کبھی سُرخ رُو نہ ہو۔
کچھ کر لو نیک کام اب فرصت کا وقت ہے۔
لیٹی ہوئی کفن میں کوئی آرزو نہ ہو۔

بھجن نمبر ۲۴

دیر کس واسطے گھنشام لگا رکھی ہے۔
وقت امداد کا ہے صورت کیوں چھپا رکھی ہے
کیسے گوپال ہو گئووں کی خبر لو تو سہی
آج دشٹوں نے ندی خون کی بہا رکھی ہے
آپ تو سورگ میں آنند مناتے ہوں گے
یہاں اسروں نے زمین سر پہ اُٹھا رکھی ہے
لاج ابلاؤں کی جائے تم رہو خاموش

زباں جو آپ نے دی تھی کیوں بھلا رکھی ہے

ہم اپنے درد کا درماں جو طلب کرتے ہیں۔

حاذق الملک بھی کہتے ہیں دوا رکھی ہے۔

بچانا ہے تو بچالو وگرنہ اے موہن۔

تمہارے بھگتوں کی اک دم میں قضا رکھی ہے

شکریہ اسکا ادا کر تو مسافر جس نے۔

تیری زباں میں جادو کی صدا رکھی ہے۔

بھجن نمبر ۳۸

تے تاریاں بھری سی رات سکالی تارے چمکدے سن آسمان اُتے

اک لال نے تکیا ماں کولوں ماں دس کتھاں کر دھیان آتے۔

ایہ کی پئے چمکدے دمکدے نے وانگ دیویاں سارے جہان اُتے۔

انہاں تاریاں توں ہو نے تن تارے جیہڑے دسدے اساڈے مکان اُتے

اگو مان نے ہنس کے جواب دتا بیٹا دیوتے ہیں آسمان اُتے

رشی منی تے بھگت جن مکت ہو کے بنے دیوتا کرن پرکاش اُتے

اے تن تارے نالوں نال جیہڑے اے تاں سروں دی وی ہے ٹھنگی خاص اُتے

سروں بھگت سی اپنے ماپیو دا جیہڑے موۓ سی نال پیاس اُتے

پُتر بولیا نہیں اے کہنیں وہنگی ایہہ تاں تن تارے جیہڑے دمکدے نے

بھگت سنگھ سکھدیو تے راج گورو تنے بیچ آکاش تے چمکدے نے

کِنّاں رسیاں پھانسیاں والیاں نے جنہاں نال دھس ہے لمکدے نے

انسواں دے جنگلے ہو تارے جیہڑے ہور آسمان تے دمکدے نے

انہاں اندر دا تخت ہلا دِتا اتے دیوتیاں وچ ہیر دھان ہو گئے ۔

مرگئے جوانی دے تمر اندر رن کھیت وچ امر لستان ہو گئے ۔

پُتر بولیا نہیں میں بھل گیا ایہہ تاں تن لاشاں پئیاں جلدیاں نے

جنہوں نیلا آکاش توں سمجھدی ایں لہراں ستلج دریا تے پئیاں جلدیاں نے

اُڈ اُڈ شرارے لکھاں بنے تارے پیا تیج شہیداں دیاں بلدیاں نے

مٹیاں مٹیاں دے وچ جا ملیاں روحاں نال جا رب دے رلدیاں نے

بھجن نمبر ۲۹

چرخہ کات تو تو بیڑا پار ہے ۔

بہنوں چرخے سے پیار شہنشاہ ہے۔
چرخہ پھونکے گا مال بدیشی۔
چرخہ کاتے گا مال سودیشی
چرخہ سودیشی کی تلوار ہے۔
بہنو گاندھی جی کا فرمان ہے۔
چرخہ بھارت کا کلیان ہے۔
اس میں آزادی کا آثار ہے۔
چرخہ چرخ کو نیچہ دکھائیگا۔
چرخہ سوراج کی راہ بتلائیگا۔
اس سے یورپ کا آزار ہے۔
اس سے ہوں گے شرر ذی شان بھی
ہوگا فخر عالم ہندوستان بھی
اس چرخے پہ دارومدار ہے۔
چرخہ کاتو تو بیڑا پار ہے۔

Khaddar preaching

بھجن نمبر ۴۰

بھارت کی تمنا ہے۔ دیدار تمہارا ہو۔

دواپر کی طرح اب پھر بھارت کا نظارہ ہو۔

سکھیاں بھی ہیں گوپال بھی ہیں تیری ہیں باقی۔

وہ بھی ہے جو تم چاہتے ہو جمنا کا کنارہ ہو۔

ششوپال بھی ہیں کنس بھی ہیں تیرے خطاوار

اب یہ ہے انتظاری شیو دیو دلارا ہو۔

ارجن کی تپسیا بھی ختم ہونے کو ہے اب بھی

وہ چاہتے ہیں موہن ہی رتھوان ہمارا ہو۔

اب پانی مانگتا ہے چاتک کی طرح بھارت

کب بھی پیندر تیری بنسی کا اشارہ ہو۔

بھجن نمبر ۴۱

اے دین دیالو کرپا کر کے بھوساگر پار لنگھا دینا۔

منجدھار میں میری ناؤ پڑی ذرا اپنی کرپا کی لگا دینا

نربل نردھن نرگیان ہوں میں پراَبھ تمہری بھگوان ہوں میں۔
ایسے داس پیر درشٹی کر ہرشٹی ذرا کر کے درشٹانت بنا دینا۔

تیری بھرکٹی میں ترلوکی بسے اور شیش پہ لکشمی چرن جھسے۔
تو رینہ رینہ میں رمن کرے مجھ کو کچھ درشیہ دکھا دینا۔

جب تک ہوگا ساکار نہیں تب تک ہوگا اُدّھار نہیں۔
اس سے بڑھ کر اپکار نہیں مجھے موہن جھانکی دکھا دینا۔

انوراگ میں تیرے لیں ہوں میں چاہتا بھگتی پرادھین ہوں میں۔
بس بدھی چندر دینہ میری پر اپنا ہاتھ بڑھا دینا۔

بھجن نمبر ۲۱

بھجن سماپت ہوت ہیں شردھا گنوں تم آرام کرو۔
ہم اپنی کٹیا میں جاتے ہیں تم اپنے گھر بسرام کرو۔
کل کتھا نئی بتلائیں گے سب وقت مقررہ پر آجانا
اب منڈ منڈ میٹھے سُر سے شری کرشن کرشن کہتے جانا

ہری اوم تت ست برہم۔ اوم شانتی شانتی ۱۱ شانتی !!!!!

تمام شد

اطلاع عام

جن صاحبان کو بھجن اپدیش یا کتھا کیرتن بطرز باجہ طبلہ رامائن۔ گیتا مہابھارت کرانی درکار ہو۔ وہ ہم سے پندرہ دن پہلے خط وکتابت کریں۔ کتھا پر بلانے کا جو ریلوے خرچ ہوگا۔ وہ ہمارا اپنا ہوگا۔ فیس وغیرہ کوئی نہیں۔ جو بھینٹ کتھا پر بیٹھکی وہ لیں گے۔ یا بلانے والے کے ساتھ جو فیصلہ ہوگا کیا جائیگا۔

آپکا

سوامی وشوانند جی مہاراج

جہلم (پنجاب)

کاتب:۔ بندہ اودھم چند۔ ٹیچر ہندو ہائی سکول ڈیرہ غازیخان